خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 24 اکتوبر 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ الزیز نے غزوہ تبوک کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں۔

فرمایا منافقین میں ایک شخص تھا جس کا نام جد بن قیس تھا۔ وہ عبد اللہ بن اُبی کے بعد دوسرا بڑا منافق سمجھا جاتا تھا۔ اس نے صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت نہیں کی تھی اور غزوہ تبوک میں حصہ نہ لینے کے لیے بھی رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک بہانہ پیش کیا۔ اس نے آنحضرت ﷺ سے رخصت طلب کرتے ہوئے کہا کہ اس کی قوم جانتی ہے کہ عورتوں کی خواہش اس سے بڑھ کر کسی میں نہیں، اور اسے خوف ہے کہ اگر وہ رومیوں کے خلاف جنگ کے لیے گیا اور ان کی عورتوں کو دیکھا تو وہ خود پر قابو نہ رکھ سکے گا۔ یہ بے ہودہ عذر سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کنارہ کشی اختیار فرمائی اور فرمایا کہ اسے جنگ میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ جد بن قیس کے بارے میں یہ قرآنی آیت نازل ہوئی:

اور ان میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے، مجھے رخصت دے دے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ (سورۃ التوبۃ، 9:49)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعد میں جد بن قیس نے توبہ کی اور ایک سچا مسلمان بن گیا۔

ایک گروہ ایسا بھی تھا جو اس غزوہ کے بارے میں جمع ہو کر سازشیں کرتا تھا، اور انہوں نے مدینہ میں ایک قسم کا مرکز قائم کر لیا تھا۔ وہ جھوٹی خبریں پھیلا کر مسلمانوں کو جنگ پر جانے سے روکنے کی کوشش کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کو ان کی سرگرمیوں کی رپورٹس موصول ہو رہی تھیں، چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کا یہ مرکز ختم کر دیا جائے۔ آپ ﷺ ان لوگوں کو پہلے سے مہلت دیتے چلے آ رہے تھے، لیکن جب بات نظام کے خلاف سازش تک پہنچ گئی تو آنحضرت ﷺ نے نہایت حکیمانہ اور فیصلہ کن اقدامات کرتے ہوئے اس فتنے کا خاتمہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات پر زور دیا کہ یہ یاد رکھنے کی چیز ہے کہ نظام کے خلاف سازشوں کا سخت طریقے سے جواب دینا چاہیے۔

اس کے باوجود، رسول کریم میں اللہ کی رحمت اتنی عظیم تھی کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو گرفتار کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا جو اس گھر میں جمع ہوا کرتے تھے: آپ ﷺ نے صرف یہ ہدایت فرمائی کہ اُن کے جمع ہونے کی جگہ ختم کر دی جائے۔

غزوہ تبوک کی تیاریوں کے دوران صاحب ثروت لوگوں نے غریب صحابہ کو اسباب مہیا کیے، جیسے ہتھیار اور سواری کے جانور۔ رسول کریم ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ جو لوگ طاقت رکھتے ہیں، سخت سفر برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور جن کے پاس سواری موجود ہے، وہ اس جنگ میں شامل ہوں۔

صحابہ کا ایک گروہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور سواری کا مطالبہ کیا؛ مگر رسول اللہ ﷺ کے پاس انہیں دینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ وہ روتے ہوئے واپس لوٹ گئے، اور قرآن کریم نے ان کا ذکر یوں فرمایا ہے:

”اور نہ ان لوگوں پر کوئی حرف ہے کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تا کہ تو انہیں (جہاد کے لئے ساتھ) کسی سواری پر بٹھالے تو تو انہیں جواب دیتا ہے میں تو کچھ نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کر سکوں۔ اس پر وہ اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ وہ کچھ نہیں رکھتے جسے (راہ مولی میں) خرچ کر سکیں“۔

ان کے شدید رونے کی وجہ سے تاریخ نے اس جماعت کو بکاؤون یعنی "بے حد رونے والے" کے نام سے یاد رکھا ہے۔ ان کی تعداد کے بارے میں مختلف روایات موجود ہیں، تاہم اکثر مورخین کے نزدیک وہ سات افراد تھے۔

غزوہ تبوک کے لیے روانگی کے وقت رسول کریم ﷺ نے مدینہ میں قائم مقام مقرر فرمائے۔

منافقین نے اس بات پر تمسخر کیا کہ حضرت علی کو مدینہ میں چھوڑا جا رہا ہے، حالانکہ آپ کو رسول کریم ﷺ کے اہل خانہ کی نگہداشت جیسا نہایت اہم فرض سونپا گیا تھا۔ تاہم، حضرت علی کو اس مذاق سے رنج ہوا۔ چنانچہ آپ نے اپنے ہتھیار ساتھ لیے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تھے۔ حضرت علی نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ وہ طاقت رکھتے ہیں اور جنگ میں حصہ لینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ علی سلیم نے فرمایا:

"اے علی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) کے لیے تھے؟ فرق صرف یہ ہے: کہ تم میرے بعد نبی نہیں ہو۔"

تیاریوں کے بعد، رسول کریم ﷺ مسلسل دعا میں مشغول رہے اور بار بار دعا کی: **اے اللہ! اگر یہ چھوٹی سی جماعت فنا ہو گئی تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔"**

یہ وہی دعا ہے جو رسول کریم ﷺ نے اپنی پہلی جنگ میں بھی کی تھی اور آخری جنگ میں بھی، جس میں آپ ﷺ شریک ہوئے تھے۔

منافقین کے جھوٹے پروپیگنڈے کے باوجود، مسلم فوج کی تعداد 30,000 تھی، جس میں 10,000 سوار شامل تھے۔ یہ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں کسی بھی جنگ کے لیے سب سے بڑی فوج تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس غزوہ کی مزید تفصیل آئندہ بیان کروں گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند احباب جماعت کی نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا:

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞